قسط ۳

تمباکو نوشی کے متعلق علماء کرام کے فتوے

جناب سیف الرحمٰن الفلاح

علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدیؒ کا فتویٰ

تقدیم فضیلۃ الشیخ الاستاذ عبدالرزاق عفیفی مدرس کلیۃ الشریعہ

تقدیم : دور حاضر میں ویسے تو علماء کی تعداد لامحدود ہے لیکن ایسے علماء کی قلت ہے جو شریعت کے منبع سے حکم اخذ کرتے ہوں اور حقیقت کو سند کے ساتھ طلب کرتے ہوں ۔ ان کے قول وفعل میں مطابقت ہو اور ہر مقابلہ میں حق و صداقت کے متلاشی ہوں اور ہر کام حق و صداقت کے آئینہ کو سامنے رکھ کر کرتے ہوں ۔ ان چند علماء میں سے میرے خیال میں شیخ جلیل عبدالرحمٰن بن ناصر سعدیؒ بھی تھے ۔ جس کسی نے ان کی تصنیفات کا مطالعہ کیا اور ان کی مؤلفات کو گہری نگاہ سے دیکھا اور ان کی ترجیحات پر نگاہ ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ آپ خادم علم تھے ۔ بچوں کو تعلیم و تدریس کے ذریعے زیور علم سے آراستہ کرتے رہے ۔ ان کے اچھے اخلاق اور صبر و استقامت کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی ۔ وہ اپنے دوستوں اور طلبار کے ساتھ ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیتے تھے ۔ جو کام برائی کا موجب ہوتا اس سے ہمیشہ گریزاں رہے ۔ ایسا کام جو جدل وجدول کا باعث بنتا اس کے نزدیک نہ جاتے ۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی وسیع رحمت سے نوازے ۔ ان کی تالیفات میں سے ایک چھوٹا سا رسالہ یہ بھی ہے ۔ یہ رسالہ انہوں نے اپنے بھائی عبدالکریم علی احمد صالحی کے سوال کے جواب میں لکھا ہے ۔ انہوں نے تمباکو نوشی کی نسبت سوال کیا تھا کہ شریعت کی روشنی میں تمباکو نوشی پر روشنی ڈالو ۔ یہ اگرچہ مختصر رسالہ ہے تاہم اس سے مقصد حل ہو جاتا ہے اور حقیقت حال کھل کر سامنے آجاتی ہے ۔ جو شخص اس کا عادی ہے اور خواہشات نفس کا پیروکار

ہے اس کے خلاف یہ حجت ہے کیونکہ اس میں مصنف نے کتاب وسنت کے واضح دلائل بیان کئے ہیں جو تمباکو نوشی کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کے استعمال سے جو مالی نقصان ہوتا ہے اور جسمانی صحت خراب ہوتی ہے اور اجتماعی نقصانات ہوتے ہیں ان کے پیش نظر کسی آدمی کو اس بات کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے کہ اس کی حرمت کے لئے کوئی مخصوص نص دکھلاؤ اور اس عمومی نص کو میں تسلیم نہیں کرتا۔ ایسا مطالبہ صرف وہی شخص کرے گا جو فکر ونظر سے عاری ہوگا جو شریعت کے مصادر سے ناواقف ہوگا اور شریعت کے منبع سے استفادہ کی اہلیت نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ شرعی دلائل جس طرح بعض اوقات ایک ایک جزئی بات کے لیے علیحدہ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایک قاعدہ کلیہ کے تحت ہوتے ہیں جو تمام جزئیات پر حاوی ہوتے ہیں اور جزئیات کے لئے ان سے احکام مستنبط کئے جاتے ہیں۔ لیکن حق وصداقت کا طلبگار ایسے شبہات کی دلدل میں نہیں پھنستا۔ شبہات کی دلدل میں وہی پھنستا ہے جس پر خواہش نفسانی کا غلبہ ہو جو حرص وہوا کا بندہ ہو اور شیطان کا پیروکار ہو اور ہر کام میں اسے اپنا پیشوا اور امام تصور کرتا ہو جو گندگی اور پلید اشیاء کو اپنے پیروکار کے لئے خوبصورت اور اچھی دکھلاتا ہے اور ان کے لئے پسند کرتا ہے اور جن کے قلب پر شیطان کا تسلط ہو اور شیطان کے وساوس اور شبہات کا شکار ہو چکا ہو۔

تمباکو نوشی سے کئی اقسام کے نقصانات سامنے آچکے ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے میں یہ انسانی صحت کا دشمن ہے۔ عنقریب ان کے اقوال ذکر کئے جائیں گے۔ اس سے مقصد تمباکو کی حرمت ثابت کرنا نہیں بلکہ یہ ثابت کرنا ہے کہ انسانی صحت کے لئے تمباکو نہایت مضر ہے۔ شرعی نقطہ نگاہ سے غنی وہ ہے جس کو اللہ نے قرآن وحدیث کے علم سے غنی کیا ہو۔ یہ دونوں ایک واضح اور سیدھا راستہ ہیں۔ اللہ تعالے جسے سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق بخشے اس کے لئے یہ دلائل کافی ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے رشد وہدایت کی شکل ہیں۔ یہ بات میں ان لوگوں کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں جو بعض اہل علم کے علمی تبحر اور تفقہ فی الدین سے متاثر ہو کر ان کا تقلیدی پٹہ گلے میں ڈالے ہوئے ہیں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ اہل علم اس کے مضرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ تاکہ وہ تمباکو نوشی کی عادت ترک کر دیں خواہ ان کے علماء اسے پیتے ہوں۔

سنیئے! ہم شیخ ابراہیم عبدالباقی کی کتاب "البیان" سے اقتباس پیش کرتے ہیں۔ وہ ادب المحلی صفحہ نمبر ۱۲۲ پر حضرت نظامی اسماعیل رشیدی انسپکٹر آف محکمہ صحت علاقہ مغرب کا بیان نقل کرتے ہیں کہ

> تمباکو ایک بوٹی ہے۔ عربی لوگ اسے طباق کہتے ہیں۔ اس کے اجزاء کو تحلیل کرنے سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ یہ ایک زہریلا مادہ ہے۔ چنانچہ اس کی معمولی سی مقدار ایک کتے کو کھلائی گئی جس سے فوراً اس کی موت واقع ہو گئی۔ اونٹ اور جنگلی جانوروں کو مارنے کے لئے اس کی معمولی سی مقدار کافی ہے۔ تمباکو نوشی کے اکثر طریقے نقصان دہ ہیں۔ یہ تھوک کے ساتھ معدہ میں چلا جاتا ہے۔ اس کے مضرات واضح ہونے کے باوجود لوگ اس کے استعمال سے گریز نہیں کرتے۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تمباکو دل پر بہت بُرا اثر ڈالتا ہے۔ اس سے خفقان کا مرض لاحق ہو جاتی ہے اور پھیپھڑوں میں بھی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھانسی آنے لگتی ہے۔ معدہ میں جاکر اس کے فعل کو سست کر دیتا ہے۔ کھانے پینے کی اشتہا نہیں رہتی' آنکھوں میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے، آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے اور تمام اعصاب میں فتور اور خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

میرے خیال میں جب سے انسان کی تخلیق ہوئی ہے اس وقت سے لے کر آج تک کسی شخص نے اپنے کسی دشمن کے سامنے اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار نہیں کیا لیکن تمباکو کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو کر تمباکو نوشی کرتا ہے اور اس قبیح عادت کی وجہ سے لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ اس معاملہ میں مزدور جو اپنی خوراک اور اپنے بچوں کی خوراک سے رقم کاٹ کر تمباکو پر صرف کرتے ہیں اور بڑے بڑے ڈاکٹر اور فلسفی مفکرین جن کے تبحر علمی کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجا ہوتا ہے اور جو مختلف علوم وفنون

میں ید طولیٰ رکھتے ہیں سبھی اس کے عادی ہو چکے ہیں ۔

ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ سگریٹ نوشی میں حدِ اعتدال سے تجاوز نہ کیا جائے تو مضر نہیں یا معمولی ضرر کی حامل ہے۔ لیکن اس کی یہ رائے غلط ہے کیونکہ گزشتہ چند سال کی علمی تحقیق و تنقید سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ سگریٹ اور حقہ نوشی ہمیشہ کے لئے مضر ہے۔ یہ کسی صورت میں بھی مضرات سے خالی نہیں خواہ اس کے استعمال کرنے والے کو اس کے مضر اثرات محسوس نہ ہوں۔

آئیے ہم وہ حقائق منظر عام پر لاتے ہیں جو تحقیق و تنقید سے ثابت ہوئے ہیں۔

پروفیسر ڈیمانڈ بلمیر نے بیس ہزار افراد کا معائنہ کیا۔ ان میں سے کچھ تمباکو کے استعمال میں حدِ اعتدال سے متجاوز تھے۔ کچھ حدِ اعتدال میں رہ کر تمباکو استعمال کرتے تھے اور کچھ ایسے تھے جنہوں نے سگریٹ یا تمباکو کبھی منہ کو نہ لگایا تھا۔ اس نے ہر ایک کے حالات ایک رجسٹر میں درج کئے۔ وہ اس وقت جان ہوپکنز یونیورسٹی میں بطور پروفیسر کام کرتے تھے۔ انہوں نے اس رجسٹر میں ہر آدمی کی صحت، مرض، اور اس کے افکار و خیالات کو قلمبند کیا۔ اور اپنی تحقیق کا کام ۱۹۱۹ء میں شروع کیا اور ۱۹۲۴ء میں ختم کیا۔ اپنی تحقیق اور ریسرچ کا نتیجہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں ..

> تمباکو کا دھواں انسانی زندگی پر بہت بُرا اثر ڈالتا ہے۔ اس کے استعمال سے انسان اپنی عمر پوری کرنے سے پہلے ہی ملکِ عدم کا راہی ہو جاتا ہے ۔ اس سے پرہیز کرنے والے اور خورد و نوش میں اعتدال پسند طویل عمر پا کر فوت ہوئے ہیں

میں اللہ کی بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں راہ راست پر چلنے کی توفیق بخشے اور ہمیں نصیحت قبول کرنے کی توفیق دے ۔ جو شے ہماری صحت اور دین کے لئے مضر ہو اس سے بچائے ۔ اللہ تعالےٰ اس کے مؤلف پر رحم فرمائے اور ان کی تالیف سے لوگوں کو نفع پہنچائے اور قیامت کو ہمیں عزت و کرامت کے گھر میں اپنی رحمت و بخشش سے جمع فرمائے ۔ آمین ۔

تمباکو نوشی شریعت کی نگاہ میں

یہ رسالہ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمان ناصر سعدیؒ کا ہے ۔ یہ انہوں نے اسوقت لکھا تھا جب کہ میرے اور ایک مسلمان آدمی کے مابین تمباکو نوشی کے متعلق بحث شروع ہوئی ۔ چونکہ میرے سوا کسی کے پاس یہ رسالہ نہیں تھا، بنابریں اس کا اظہار مجھ پر ضروری تھا ۔ مبادا اکتمان علم کا مجرم بن جاؤں ۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اس سے مجھے، اس کے کاتب اور تمام مسلمانوں کو نفع بخشے گا ۔ وہ بہت سخی اور کرم کرنے والا ہے ۔

از طرف علی احمد صالحی

بخدمت جناب الشیخ المکرم عبدالرحمٰن ناصر سعدیؒ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

عرض آنکہ آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ تمباکو پینے اور اس کی تجارت کے متعلق شرعی نقطہ نگاہ سے وضاحت فرمائیں گے ۔ کیا یہ حرام ہے یا مکروہ ؟ اس کا فتویٰ مطلوب ہے ۔

جواب : تمباکو کا پینا، اس کی تجارت کرنا اور ان امور میں اعانت کرنا حرام ہے ۔ کسی مسلمان کو اس کا استعمال خواہ سگریٹ نوشی یا نسوار کی صورت میں ہو جائز نہیں ۔ اس کی بیع وشراء بھی ممنوع ہے ۔ جو شخص اس کو پینے کا عادی ہے وہ اللہ کی بارگاہ میں خلوص قلب سے توبہ کرے جیسا کہ دیگر گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے ۔ کیونکہ یہ عام نص میں داخل ہے جو اس کی حرمت پر دلالت کرتی ہے ۔ یہ نص عام لفظ اور عام معنی پر حاوی ہے ۔ اس میں دینی، بدنی اور مالی نقصانات ہوتے ہیں ۔ اور ان میں سے ایک نقصان ہی اس کی حرمت کے لیے کافی ہے ۔ لیکن جب کئی نقصان دہ امور جمع ہو جائیں تو ایسی نشے کی حرمت میں کیا شک رہ جاتا ہے ۔

دینی نقصانات

اس کے دینی نقصانات اور اس کی حرمت پر واضح نص موجود ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے

ويحل لهم الطيبات و يحرم عليهم الخبائث (الاعراف ١٩)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان (اپنے امتیوں کے لئے پاکیزہ اشیاء) کو حلال اور پلید اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔

نیز اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ (البقرہ ع ۲۷)

تم اپنے ہاتھوں سے اپنی ہلاکت کا سامان مت پیدا کرو۔

نیز فرمایا

ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما (النساء ع ۵)

تم خودکشی مت کرو۔ اللہ تعالےٰ تو تم پر بہت مہربان ہے۔

مذکورہ آیات اور ان کی مثل دیگر آیات جن میں اللہ تعالےٰ گندی اور پلید اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر وہ شے جو پلید ہو یا مضر صحت ہو حلال نہیں۔ گندگی اور نقصانات کے اثرات ان کے استعمال کرنے سے معلوم ہوتے ہیں۔ تمباکو کا دھواں ان گنت اور لامحدود خرابیوں کا باعث ہے۔ اس کے نقصانات کافی محسوس کئے گئے ہیں۔ ہر آدمی اس کے نقصانات سے بخوبی واقف ہے۔ اس کو استعمال کرنے والے اس کے نقائص کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کا دل کمزور ہوتا ہے اور کسی بات پر پختہ نہیں رہ سکتے۔ ان کی خواہش ان پر غالب آجاتی ہے حالانکہ وہ اس کے نقصانات کو محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ علمائے دین کا یہ فتویٰ ہے کہ ہر وہ کھانا اور پینا جو انسانی صحت کے لئے مضر ہو حرام ہے۔

اس کے دینی نقصانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تمباکو نوش کے لئے اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے احکام کی پابندی کرنا خصوصاً روزہ رکھنا نہایت گراں گزرتا ہے۔ جو انسان کسی نیکی کے کام کو برا تصور کرتا ہے تو اس کے حق میں وہ براہی ہوتا ہے۔ اسی طرح تمباکو نوشی کرنے والا گھٹیا اخلاق اور فسق و فجور میں مبتلا ہونے والوں کے ساتھ شامل ہوگا۔ نیک سیرت، نیک اخلاق اور نیک کردار کے لوگوں کے پاس بیٹھنے سے متنفر ہوگا۔ جیسا کہ مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے۔ یہ انسان کی سب سے بڑی خامی ہے کہ نیک سیرت اور نیک اخلاق لوگوں سے گریز کرے اور فاسق و فاجر کے پاس جاکر بیٹھے اور ان سے محبت و اخوت کا رشتہ استوار کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے

خداترس اور نیک سیرت لوگوں سے عداوت اور بغض ہو جاتا ہے اور ان کو ہدف تنقید بناتا ہے اور ان سے متنفر ہو جاتا ہے۔ جب کسی سوسائٹی کے چھوٹے بچے اور نوجوان اس کو پینے لگے تو ان کے اخلاق کا دیوالیہ نکل جاتا ہے اور وہ قبیح اور غیر شائستہ حرکات کرنے لگتے ہیں۔ تمباکو نوشی ان کی اخلاقی گراوٹ کی ایک بہت بڑی نشانی ہے۔

بدنی نقصانات

اس کے بدنی اور جسمانی نقصانات بے شمار ہیں۔ یہ انسانی قویٰ کا دشمن ہے۔ اس کے استعمال سے ضعف بصارت کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کا اثر انسان کے جسم اور رگ و ریشہ پر بہت زیادہ ہوتا ہے اور انسانی قویٰ کو کمزور کرتا ہے۔ کوئی غذا انسان کو فائدہ نہیں کرتی۔ جب دو بیماریاں جمع ہوں تو خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے اور مصیبت کبریٰ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ دل کو کمزور کرتا ہے، اعصاب میں اضطراب پیدا کرتا ہے اور کھانے پینے کی اشتہا میں کمی پیدا کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے کھانسی اور شدید نزلہ کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ جو بالآخر خناق اور ضیق النفس جیسی موذی مرض میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس کے پینے والے کئی ہلاک ہو چکے ہیں اور کئی قریب المرگ ہیں۔ مستند ڈاکٹروں اور ماہرین امراض کی رائے ہے کہ تمباکو نوشی کا سینہ پر بہت اثر پڑتا ہے۔ اس سے صدری امراض لاحق ہو جاتی ہیں۔ یہ سل جیسی موذی مرض کا موجب ہے۔ مرض سرطان کو بھی یہ جنم دیتا ہے۔ یہ مرض سب سے زیادہ خطرناک اور لا علاج ہے۔

ایسے صاحب خرد اور دانشمند پر بہت تعجب آتا ہے جو اپنی صحت کی حفاظت کا بہت دھیان کرتا ہو لیکن اس کے پینے پر اصرار کرتا ہو حالانکہ وہ اس کے نقصانات سے پوری طرح باخبر یا پھر کچھ نقصانات کا علم رکھتا ہے۔ اس کے استعمال کرنے سے کتنے لوگ موت کی آغوش میں پہنچ گئے ہیں اور کتنے قریب المرگ ہیں۔ اس کے استعمال سے ایسی موذی امراض پیدا ہوتے ہیں جن کا ڈاکٹروں کے پاس کوئی علاج نہیں۔ کتنے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے تمباکو نوشی کے باعث اپنی صحت کو تباہ و برباد کر دیا۔

یہ کس قدر تعجب انگیز بات ہے کہ اکثر لوگ ڈاکٹروں کے اقوال کو ایسے امور پر منطبق کرتے ہیں جو معمولی ہیں، یہ ایک خطرناک امر میں کس قدر سستی اور غفلت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ خواہشات نفسانی کے غلام اور پیروکار

ہو گئے ہیں۔ ایسے انسان کے دل اور ارادہ پر شیطان کا کنٹرول ہے اور اسے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں ہے۔

اس کے یہ چند نقصانات ہیں جن کا ابھی ہم نے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے استعمال سے منہ اور ہونٹ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ دانتوں پر بھی سیاہی پھیل جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے انسان کا ذہن کند ہو جاتا ہے۔ یہ انسانی دماغ کو کیڑے کی طرح چاٹ جاتا ہے۔ منہ اور گلے کی نالی اور فم معدہ وغیرہ کا نقصان کرتا ہے۔ اس کے سیاہ دھوئیں سے جسم کا اندرونی حصہ سیاہی مائل ہو جاتا ہے، جیسے آگ سے کوئی شئے جلی ہو۔ اس کی مانند یہ اندر میں سیاہی پیدا کرنے کا موجب ہے۔ پھر اس سے انسان کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

اکثر ایسے امراض جن سے التہابی مادہ پیدا ہوتا ہے اس سے پیدا ہوتے ہیں اور جو شخص اس کے نقصانات کی تحقیق کرے گا اسے جو نقصانات ہم نے بیان کیے ہیں ان سے بھی زیادہ نظر آئیں گے۔

مالی نقصات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا۔ اس سے بڑھ کر مالی ضیاع اور کیا ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے مال کو اپنے ہی ہاتھوں سے دھوئیں کی شکل میں جلائے۔ اس کے پینے سے انسان موٹا ہوتا ہے۔ نہ اس کی بھوک رفع ہوتی ہے۔ اس میں کسی قسم کا قطعاً فائدہ نہیں۔ جو لوگ اس کے عادی ہو چکے ہیں وہ اس پر زر کثیر خرچ کرتے ہیں لیکن جہاں پر خرچ کرنا چاہیئے وہاں پر خرچ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ اسلام سے بہت بڑے انحراف کا موجب ہے اور انسان کے جسم کے لئے مضر ہے۔ چنانچہ ایسے امور پر خرچ کرنا جن کا کوئی نفع نہیں اور صحت کے لئے مضر ہے، شریعت میں منع ہے۔ غور کیجئے ان امور میں خرچ کرنے کی اجازت کب ہوگی جن کے مضرات اور نقصانات یقینی امر ہیں۔

چونکہ اس طریقے سے تمباکو دین، بدن اور مال کے نقصان کا موجب ہے، بنابریں اس کی تجارت کو حرام قرار دیا گیا۔ اس کی تجارت خسارہ کی موجب ہے۔ اس میں قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔ لوگوں نے اس امر کا مشاہدہ کیا ہے کہ ہر آدمی جو اس کی تجارت

کرتا ہے خواہ شروع میں اس کے مال میں کافی اضافہ ہو جائے لیکن بالآخر فاقہ اور تنگدستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کا انجام نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ بحمد اللہ تمام نجدی علماء اس کی حرمت اور ممانعت پر متفق ہیں۔ عوام علماء کے تابع ہوتے ہیں۔ بنا بریں علماء کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اپنی خواہشات کے گھوڑے پر سوار ہوں اور اس کی تاویلیں کریں اور یہ علت بیان کہ بعض علمائے مصر نے اس کی حلت کا فتویٰ دیا ہے اور اس کی حرمت کے قائل نہیں۔ علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ عوام کو کسی مسئلہ میں تاویلات کا دامن تھامنے کی ہرگز اجازت نہیں کیونکہ عوام علماء کے تابع ہیں وہ کسی بات پر مستقل نہیں رہتے۔ ان کو اپنے علماء کے اقوال ترک کر کے کسی اور کی طرف رجوع کرنا ہرگز جائز نہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔ (النحل ع)

اگر تمہیں کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو علماء سے دریافت کرو۔

دیگر ایسی تاویلات جو عوام ذکر کرتے ہیں اس میں وہ خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں اور حق و صداقت کی پیروی نہیں کرتے اسکی مثال ایسی ہے جیسے بعض علماء نماز میں طمانینت کو واجب قرار نہیں دیتے۔ اگر ہم ان کی بات مان لیں اور ان کی اتباع کریں تو آپ بُرا نہ منائیں یا اگر کوئی ایسا آدمی ہو جو سود کو مباح قرار دے تو کیا ہم اسکی پیروی کریں؟ یا کوئی آدمی پنجے سے شکار کرنے والے جانوروں کی حرمت کا قائل نہ ہو تو کیا ہم اس کی پیروی کریں؟ اگر ایسی تاویلات کا باب کھل گیا تو لوگوں کے لئے ایک بہت بڑی برائی کے لئے راستہ کھل جائے گا۔ یہ عوام کے لئے دین سے دوری کا باعث ہوگا۔ ہر آدمی اس بات پر آگاہ ہے کہ اگر مخالفین کے اقوال پر غور و فکر کیا جائے تو شرعی نصوص ان پر ہرگز دلالت نہیں کرتیں۔ اہل علم کا یہ مذہب ہرگز نہیں کہ جو امور ناجائز اور حرام ہوں ان کو حلال اور مباح قرار دیا جائے۔

اس معاملہ میں حقیقی میزان شریعت کے اصول و قواعد ہیں جو تمباکو کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا استعمال بے شمار مفاسد اور مضرات کا موجب بنتا ہے۔ ہر وہ شئے جو انسان کے دین یا بدن یا مال کے لئے نقصان کا موجب بنتا ہو جس کا کوئی نفع نہ ہو شریعت کی نگاہ میں حرام ہے۔ جب اس میں کئی اقسام

کے مفاسد پائے جائیں تو پھر کیسے حرام نہ ہوگی۔ کیا ایسی شے کو شرعاً عقلاً اور طبی لحاظ سے ترک کرنا ضروری نہیں؟ کیا ایسی چیز کو ترک کرنے کی نصیحت کرنا لازمی نہیں؟ کیا اس کا اس نصیحت کو قبول کرنا ضروری نہیں؟

جو شخص اپنے نفس کو نصیحت کرتا ہے اور شریعت کے احکام کی قدر و قیمت جانتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں تمباکو سے توبہ کرے اور اس توبہ پر پختہ رہنے کا ارادہ کرے کہ وہ آئندہ تمباکو نوشی نہیں کرے گا اور اپنے ارادہ میں تذبذب پیدا نہ ہونے دے گا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالےٰ اس کی مدد کرے گا۔ اس کے لئے اس کا ترک کرنا آسان ہوگا۔

اسے یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے کسی گناہ کو ترک کرتا ہے تو اس کے عوض اللہ تعالےٰ اسے بہتر اجر عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ تکلیف اٹھاکر اللہ کی اطاعت کرنا بہت بڑی نیکی ہے، اس کام کی نسبت جو آسانی سے انسان سرانجام دیتا ہے۔ اسی طرح کسی معصیت سے توبہ کرنا جس کو چھوڑنا اس کے لیے نہایت دشوار امر ہو، بہت اجر و ثواب کا موجب ہے۔

جس کو اللہ تعالےٰ تمباکو نوشی کی عادت ترک کرنے کی توفیق بخشے تو شروع میں اسے کچھ تکلیف محسوس ہوگی۔ پھر رفتہ رفتہ اس کا قلب مطمئن ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالےٰ اس پر اپنی نعمت پوری فرمائے گا، اس پر اللہ کا فضل و کرم ہوگا۔ لوگ اسے رشک کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور تعجب کریں گے کہ اللہ تعالےٰ نے اسکی کیسے حفاظت اور اعانت فرمائی ہے۔ پھر اسے چاہیئے کہ وہ اپنے بھائیوں کو بھی نصیحت کرے جیسا کہ اس نے تمباکو نوشی کی عادت ترک کرنے کی اپنے نفس کو نصیحت کی ہے۔ درحقیقت ہر کام کی توفیق اللہ ہی دیتا ہے، جس کے متعلق اللہ تعالےٰ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نیت صحیح ہے اور وہ احکام الٰہی کی پابندی کرتے اور اس کی منہیات سے باز رہنے کا خواہاں ہے تو ایسے انسان کے لئے اللہ تعالےٰ صراط مستقیم پر چلنا آسان کر دیتا ہے اور غلط اور ٹیڑھے راستہ پر چلنا اس کے لئے دشوار بنا دیتا ہے اور نیکی کے تمام راستے اس کے لئے آسان ہو جاتے ہیں۔

ہم اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ ہماری پیشانیوں کو نیک امور کی طرف

متوجہ کرے اور ہمیں ہر قسم کی برائی سے محفوظ فرمائے۔ وہ نہایت سخی اور کرم کرنے والا اور شفقت کرنے والا ہے۔ (عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی)

تصدیق فضیلۃ الشیخ عبداللطیف بن ابراہیم آل شیخ مدیر عام مدارس وکلیات سعودیہ

امابعد۔ علامہ شیخ عبدالرحمٰن ناصر سعدی سے تمباکو نوشی اور اس کی بیع وشرار کے متعلق سوال کیا گیا کہ آیا یہ حلال ہے یا حرام یا مکروہ؟ تو انہوں نے جو جواب دیا وہ حقائق پر مبنی ہے اور درست ہے۔ انہوں نے اپنے فتویٰ میں قرآن عزیز اور سنت نبوی اور اہل علم کے اقوال سے واضح کیا ہے کہ تمباکو نوشی حرام ہے۔ ان کے جواب سے قلوب کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔ اس میں انہوں نے اس کے دینی، بدنی اور مالی نقصانات بتلائے ہیں۔ تمباکو نوشی کا لوگوں کے دلوں میں ادب واحترام نہیں رہتا۔ اس کا پینا حرام ہے اور اسی طرح اس کی بیع وشراء بھی حرام ہے۔ اس مسئلہ میں علماء کا اتفاق ہے۔

تصدیق فضیلۃ الشیخ عبدالمہیمن ابوالسمح امام مسجد حرام

آپ نے فرمایا میں نے ایسی کوئی شئے ترک نہیں کی جو تمہیں اللہ کے قریب کرنے والی ہو بلکہ ایسی ہر شئے کو تمہارے گوش گزار کردیا ہے اور تمہیں اس کے کرنے کا حکم دیا ہے اور ایسی کوئی شئے ترک نہیں کی جو تمہیں اللہ سے دور کرنے والی ہو اور میں نے تمہیں اس سے آگاہ نہ کیا ہو۔

امابعد۔ میں نے تمباکو نوشی کے متعلق فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی کا جواب سنا۔ یہ جواب اگرچہ مختصر ہے تاہم اس کی افادیت سے انکار کی گنجائش نہیں۔ اگر کوئی شخص تمباکو نوشی کے میدان میں راہوار قلم دوڑانے کا خواہاں ہو تو اس کے لئے گنجائش ہے اور ایسے دلائل مزید مہیا ہو سکتے ہیں جو اس فتویٰ کی مزید تائید کرتے ہیں۔ جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

جب انسان اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اسے اس وقت تک وہاں سے جانے کی اجازت نہ ہوگی جب تک اس کی جوانی کے متعلق سوال نہیں ہوگا کہ تو نے اسے کہاں

صرف کیا اور مال کہاں خرچ کیا۔

نیز اللہ تعالےٰ کا فرمان

کلوا واشربوا ولا تسرفوا (الاعراف) ۔

(اللہ کی نعمتوں کو) کھاؤ پیو لیکن اس میں اسراف مت کرو۔

نیز ارشاد خداوندی ہے

ولا تبذر تبذیرا (بنی اسرائیل) آپ فضول خرچی مت کریں۔

یہ ان امور کے متعلق ہے جو مباح ہیں اور ان کی حلت میں کوئی شبہ نہیں۔ پھر ایسی شے جس کی حرمت پر عقلی اور نقلی دلائل موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اس سے بدبو آتی ہو اور اس کے استعمال کرنے سے بھوک ختم ہو جائے اور قوت مردمی پر بری طرح اثر انداز ہو اور اولاد کی کمزوری اور نقاہت کی موجب ہو اور صحت انسانی کی دشمن۔ ایسی شے کی حرمت کے لئے کیا شبہ رہ جاتا ہے۔

فتوی سماحتہ الشیخ عبدالعزیز بن باز،

رئیس ادارۃ البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد

سوال: تمباکو اور سگریٹ پینے والے کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کی بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: حقہ اور سگریٹ پینے والا ایک حرام شے کا ارتکاب کرتا ہے۔ تمباکو اور سگریٹ خبیث اور پلید اشیاء میں سے ہیں۔ بنابریں اس کا پینا حرام ہے۔ لیکن اس کے پینے سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ کیونکہ جب کوئی مسلمان کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی بیوی مطلقہ نہیں ہوتی۔ اسے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہیئے اور دوبارہ ایسے حرام کام سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

مجلہ الجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورہ

بابت محرم ۱۳۹۱ھ بمطابق مارچ ۱۹۷۱ء

فتوی علامہ محمد عبدالسلام

یہ سگریٹ اور حقہ جسے ہر روز ہر روز بلکہ ہر گھڑی پیتے اور کش لگاتے ہیں اور اس پر مال کثیر خرچ

کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے اہل و عیال کو ان کے مال کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ فضول خرچی، نادانی اور کم عقلی کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے اللہ کی ناراضگی مول لیتا ہے اور اس کے سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ ایسے آدمی کو مسجد میں داخل ہونے سے منع کیا جائے۔ کیونکہ اس کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ تمباکو کی بو پیاز، لہسن اور گندنا سے زیادہ کریہہ اور بری ہے۔

(کتاب السنن والمبتدعات صفحہ ۴۰ تا ۴۱)

فتویٰ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی

تمباکو کا کھانا اور اس کا دھواں پینا انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ اس کے نقصانات بالکل واضح ہیں۔ اگر کسی کو اس بات کا یقین نہ آئے تو ایک درہم یا چوتھائی یا چھٹا حصہ درہم کی مقدار کھا کر خود تجربہ کر کے دیکھ لے۔ اس سے سر چکرائے گا۔ حواس میں خلل واقع ہو جائے گا اور نفس پر بے اطمینانی کی کیفیت طاری ہو جائے گی۔ دین و دنیا کے کسی کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دے سکے گا بلکہ اس کے لیے چلنا پھرنا دوبھر ہو جائے گا۔ جس شے کی یہ کیفیت ہو اس کے نقصان دہ ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ جب آپ کو یہ بات معلوم ہو گئی تو آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس کے مضرات بہت جلدی ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے۔

(تحفۃ الاحوذی جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۴)